معاملات کی اہمیت اور بے اعتدالی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلَاۃُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ:-

محترم حضرات: اسلام ایک ہمہ گیر مذہب ہے، اس نے انسانی زندگی کے ہر نشیب وفراز کے مطابق دوٹوک ایسے احکام صادر کردیے ہیں کہ کھوجنے والے کو صدیاں گذرنے کے بعد بھی اس کا کوئی متبادل ہاتھ نہ لگ سکا، احکامِ اسلام کی تابانی کو دیکھ کر اپنے دلوں میں جلن اور حسد کی آگ رکھنے والے دنیا میں کم نہیں ہیں، انہوں نے احکامِ اسلام کی شفافیت کو داغدار کرنے کے لیے عیب جوئی میں اپنی عمریں کاٹ دیں، جمعیتیں اور اکیڈمیاں قائم کرکے اسلام کی روشن پیشانی کو داغدار بنانے کی کوششیں ہوئیں؛ مگر آج تک بحمداللہ! کوئی ایک اعتراض بھی ایسا سامنے نہیں لاسکا جو اپنے دروں میں کوئی حقیقت کی روح رکھتا ہو۔

برادران من! دنیا کو اپنے جس شعبۂ معیشت میں کامیاب ہونے کے سلسلے میں ناز ہے، میدان معاملات کو وہ خود اپنی شہسواری کے لیے مختص کیے ہوئے ہیں، ان کے زعمِ فاسد میں اکیونومی اور معیشت کے ٹھاٹھے مارتے سمندر میں خود ان کی اپنی بنائی ہوئی کشتی کے سوا کوئی 'نیا' نہیں چل سکتی، ایسے معاملات کے باب میں اسلام آج سے ۱۴ سو سال پہلے ایسے تابندہ ودرخشندہ نقوش قائم کرچکا ہے، جس کی کسی ادنیٰ سے ادنیٰ جزئی تک دسیوں سال سے سر جوڑ کر بیٹھنے کے باوجود اپنی ذات کے ان دشمنوں کے ذہنوں کی رسائی ان کے بنائے ہوئے اصولوں اور دستوروں کا یہ حال ہے کہ ہر روز اپنے دستور میں حالات کے پیش نظر نظرِ ثانی کی نوبت انہیں محسوس ہوتی رہتی ہے، مٹ مٹ کر ان کے قائم کردہ اصول اس درجہ پیوند کا شکار

ہوگئے ہیں کہ روزِ اول قائم کیے ہوئے ان اصولوں کی صورتیں یکسر تبدیل ہو کر رہ گئیں۔

محترم حضرات! بحمد اللہ! ہم مسلمانوں کے لیے یہ عین خوش قسمتی اور سعادت مندی کی بات ہے کہ جہاں ہمارے رب نے عبادت مشروع کر کے اس کی ادائیگی کے ڈھنگ ہمیں سکھائے، وہیں معاملات کی وادیوں کے پیچ وخم سے گزرنے کا سلیقہ بھی اس نے عنایت کیا،صرف یہی نہیں کہ پیٹ و بھوک کو تخلیق کر کے ہمیں بے سہارا چھوڑ دیا ہو؛ بلکہ ہمارے رب نے پیٹوں میں پڑنے والی خوراک کے باعثِ تسکین ہونے کے اصول بھی فراہم کیے۔

اپنے اہلِ خانہ کے کے لیے روزی بہم پہنچانے کا حکم دینے پر اس نے اکتفا نہیں کیا؛ بلکہ اس کے بنی نوع انسان کے حق میں نافع سے نافع قرینِ قیاس سود مند و کار آمد احکام سے بھی ہماری امداد کی، صلہ رحمی اور قرابت داروں کے حقوق گنوا کر صرف شاہانہ ایک فرمان جاری کر دینے نے پر اس نے بس نہیں کیا؛ بلکہ اس سلسلے کی مناسب راہ نمائیاں اور ضروری ہدایات کا توشہ بھی ساتھ کر دیا۔

بڑے افسوس کے ساتھ اس بات کا اظہار کرنا پڑ رہا ہے کہ غیروں کو چھوڑیے! اسلامی تعلیمات کی حقانیت کا دم بھرنے والے مسلمانوں کا حال، ان معاملاتی اصولوں پر عمل کرنے کے تعلق سے نہایت تشویش ناک ہے، دربابِ معاملات نازل شدہ قرآنی ہدایات کو مسلمان اس طرح فراموش کر چکا ہے، گویا یہ کسی وقت دین کا حصہ ہی نہیں رہا، سنتِ نبویہ سے مستفاد تجارت و معاملات کے آداب کو اس نے یکسر بھلا کر رکھ دیا، مجتہدین کی فقہی واجتہادی کاوشوں سے تیار شدہ ذخائرِ فقہیہ کو مسلمان نے اپنے لیے بے سود اور عقیم الفوائد تسلیم کر لیا ہے، وہ اپنے احوال واعمال سے گویا یوں ثابت کرنے جا رہا ہے کہ ہماری فلاح و

بہبودی کبھی ان اصولوں سے وابستہ ہی نہ تھی، یہ خارج از اسلام گویا دنیوی دستوروں کا ایک دفتر ہے، جس پر عمل کیا تو کیا! نہ کیا تو کیا! معاملات سے متعلق احکام کے تعلق سے مسلمانوں میں بڑھتی جا رہی بے التفاتی ایک اہل حق کو پریشان کر کے رکھ دیتی ہے۔

محترم حضرات! ایک مؤمن کا تو یہ عقیدہ ہونا چاہیے کہ ہماری دنیوی، اخروی کامیابیوں اور سرخروئیوں کا سرا الٰہی احکام ہی سے جڑا ہوا ہے، معاملات کے باب میں اس عملی سرد مزاجی کی وجہ سے آج مسلمان میدانِ معیشت میں اُن کفّار کی طرح ٹھوکریں کھا رہے ہیں، جنہیں اِن اصولوں پر عمل تو کہاں نصیب ہوتا! اس سے عقیدت بھی میسر نہیں، چنانچہ آج سود کا بازار جس طرح دنیا کی دیگر اقوام کے بیچ گرم ہے، تقریباً اسی درجہ مسلمانوں میں بھی ہے، بہتیرے تو یوں کہہ کر دامن جھاڑ دیتے ہیں کہ اسلام کی رہنمائی کا تعلق صرف عبادات وعقائد کی حد تک ہے، بعض اگر کچھ شرعی خُو بُو رکھنے والے اگر ہوئے بھی، تو ان کا سدا یہ شکوہ رہتا ہے کہ بھئی! زمانہ سود سے ایسا گھرا ہوا ہے کہ بے سود تجارت اس دنیا میں اب ممکن ہی نہیں رہی۔

محترم حضرات! میں پوچھتا ہوں کیا حکومتی فرامین میں بھی اس طرح کے عدمِ امکان کے عذرِ لنگ کا سہارا لے کر ہم دنیوی آئینوں سے دامن جھاڑنے جرأت کرتے ہیں، وہاں آئین کی خلاف ورزی پر دفعات میں قائم کردہ سزاؤں کا پریشر (دباؤ) ہر دم انہیں آئینوں پر سو فیصد عمل کرنے کے لیے چوکنا رکھتا ہے، پھر کیا وجہ ہے کہ ہم دینی احکام پر عمل کرنے میں اس طرح حیلے اور تدبیروں کی آڑ تلاش کرتے ہیں؟ کیا سود کے بارے میں وارد وعیدیں ایک مؤمن کو تا دمِ موت سودی نحوست سے باز رکھنے کے لیے کافی نہیں؟ کفّار کے لیے وارد

سزائیں اگر کسی جرم پر نازل ہوئی ہوں تو وہ جرم سود خوری ہے، کیا ان آیات ونصوص کا پریشر ہمیں سود خوری سے نہیں روک سکتا، ہم جس ایمان کا دم بھر رہے ہیں وہ ہمیں اس جرم سے دور رہنے کے لیے مہمیز نہیں لگا سکتا ان وعیدوں کا پریشر ہمیں کیوں متاثر نہیں کرتا۔

بزرگان من! میں بتاؤں! اس بے راہ روی کا راز کیا ہے؟ دنیا کی مادی متاع کا ارش وتاوان ہمارے دل کو کسک پہنچا تا ہے، پینلٹی کے نام سے جو رقوم سزاء بھرنی پڑتی ہے، اس کو ہم نقصان سمجھتے ہیں؛ چوں کہ یہ آنکھوں دیکھا اور اس کا مدومعاین ......نقصان ہے؛ مگر اللہ ہمیں معاف فرمائے! رسول اکرم ﷺ کی زبانِ رسالت سے نکلی ہوئی وعیدوں اور سزاؤں پر خاکم بہ دہن ہمیں اس درجہ بھی یقین نہیں رہا! اللہ تعالیٰ کے بیان فرمودہ عذاب کا ہمیں اتنا بھی ڈر نہیں! محض اس وجہ سے کہ وہ عالمِ غیب سے تعلق رکھنے والی چیز ہے۔

اگر یہ سچ ہے، تو ہمیں اپنے ایمان پر نظرِ ثانی کرنی چاہیے، کیوں کہ ایمان تو نام ہی ہے سرتا سر مغیبات کو تسلیم کرنے کا، دار فانی کی اس خواب کی مثیل فانی زندگی کے بالمقابل دارِ باقی کی دائمی اور حقیقی زندگی کی جزا وسزا پر یقین رکھنے کا، پھر کیا ہوا ہمیں کہ نقد دنیا کے سپنوں کی سزاؤں کا تو خوب ڈر ہے، اور سچی دنیا کی سزاؤں اور عذابوں سے ہمیں کوئی باک نہیں۔

مسلمانوں! سٹوں کا بھی پچھلے دنوں سے خوب بول بالا ہے، بڑے بڑے دین دار گھرانوں میں یہ وبا بڑی تیزی سے عام ہوئی جارہی ہے، جگہ جگہ کھل رہے ہیں، مسلمان نوجوانوں کی شب گذاری، کل تک مسجد اور خانقاہوں میں ہوا کرتی تھی، آج ان کے وجود سے (کسینو) آباد ہو رہے ہیں، افریقہ کے بعض (کسینو) میں مستقل جماعت خانے، نماز

قائم کرنے کے لیے مختص کیے جا رہے ہیں، جو اس بات کی بیّن دلیل ہے کہ (کسینو) میں مسلمانوں کی بڑی تعداد سٹے بازی کے لیے جمع ہو رہی ہے، جب کہ اللہ تعالیٰ نے بہت پہلے جُوا اور مَیسِر کی حرمت پر نصِ قرآنی نازل کر دی تھی، سٹے بازی کی رسمِ بد نے کتنے خوش حال گھرانوں کو اجاڑ کر رکھ دیا، حرص و لالچ کی وادیوں میں کتنے ہی آبائی اہل ثروت بھٹک کر رہ گئے۔

مسلمانوں سے میں اس وقت بڑے ہی دردمندانہ انداز میں یہ اپیل کروں گا کہ وہ اپنے معاملات کو اصولِ شرع پر ڈھال کر شفافیت کا مرقع بنائیں، فاسد سودوں کی نحوستوں سے انہیں حتیٰ الامکان محفوظ رکھیں؛ اگر فاسد سودے سرزد ہوئے ہوں تو معصیت کو رفع کرنے کے لیے، اس سودے کو ختم کریں، مادی نقصان کی پروا کیے بغیر رضائے رب کی خاطر ان سے دور رہیں، اپنی معاشی زندگی کو فقہ اسلامی کی روشنی میں بسر کرنا سیکھیں، اپنے سودوں کو فقہ پر پیش کر کے پورے اطمینان و بصیرت کے ساتھ ان میں داخل ہوں، دشمنانِ اسلام کی طرف سے پھیلائی جانے والی چمکیلی اسکیموں میں یکلخت کود نہ جائیں، ورنہ! معاش کی خرابی، معاد کی خرابی کا ذریعہ بنے گی، ایسا رزق کھا کر پننپنے والی اولاد کل کو بُڑھاپے میں باعثِ سکون بننے کے بہ جائے دردِ سر بنے گی، ہم قبر میں ہوں گے اور ہماری نسلیں ہماری حرام کمائی سے لذت اٹھا کر ہمارے سر بارِ گراں بڑھائے جا رہی ہو گی، اللہ تعالیٰ ہماری معاملاتی خرابیوں اور نقائص کا ہمیں شعور بخش کر اس سے باز آنے کی توفیق ارزانی فرمائے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین